روزنامہ

الفضل

(ٹیلی فون نمبر 047-6213029) FD-10

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعہ 25 فروری 2011ء 21 ربیع الاول 1432 ہجری 25 تبلیغ 1390ہش جلد 61-96 نمبر 46

بردبار اور صاحب حکمت

حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

لغزشوں اور ٹھوکروں سے واقف شخص ہی بردبار ہوتا ہے اور صرف صاحب تجربہ ہی صاحب حکمت وعقل ہوتا ہے۔

(جامع ترمذی کتاب البر والصلة باب فی التجارب حدیث نمبر:1956)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

یہ بات یاد رہے کہ اگرچہ قضاوقدر میں سب کچھ مقرر ہو چکا ہے مگر قضاوقدر نے علوم کو ضائع نہیں کیا۔ سوجیسا کہ باوجود تسلیم مسئلہ قضاوقدر کے ہر ایک کو علمی تجارب کے ذریعہ سے ماننا پڑتا ہے کہ بے شک دواؤں میں خواص پوشیدہ ہیں اور اگر مرض کے مناسب حال کوئی دوا استعمال ہو تو خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے بے شک مریض کو فائدہ ہوتا ہے۔ سو ایسا ہی علمی تجارب کے ذریعہ سے ہر ایک عارف کو ماننا پڑا ہے کہ دعا کا قبولیت کے ساتھ ایک رشتہ ہے۔ ہم اس راز کو معقولی طور پر دوسروں کے دلوں میں بٹھا سکیں یا نہ بٹھا سکیں مگر کروڑ ہا راستبازوں کے تجارب نے اور خود ہمارے تجربہ نے اس مخفی حقیقت کو ہمیں دکھلا دیا ہے کہ ہمارا دعا کرنا ایک قوت مقناطیسی رکھتا ہے اور فضل اور رحمت الٰہی کو اپنی طرف کھینچتا ہے۔ نماز کا مغز اور روح بھی دعا ہی ہے جو سورۂ فاتحہ میں ہمیں تعلیم دی گئی ہے۔ جب ہم اھدنا .... کہتے ہیں تو اس دعا کے ذریعہ سے اس نور کو اپنی طرف کھینچنا چاہتے ہیں جو خدا تعالیٰ سے اترتا اور دلوں کو یقین اور محبت سے منور کرتا ہے۔

بعض لوگ جلدی سے کہہ دیتے ہیں کہ ہم دعا سے منع نہیں کرتے مگر دعا سے مطلب صرف عبادت ہے جس پر ثواب مترتب ہوتا ہے۔ مگر افسوس کہ یہ لوگ نہیں سوچتے کہ ہر ایک عبادت جس کے اندر خدا تعالیٰ کی طرف سے روحانیت پیدا نہیں ہوتی اور ہر ایک ثواب جس کی محض خیال کے طور پر کسی آئندہ زمانہ پر امید رکھی جاتی ہے وہ سب خیال باطل ہے۔ حقیقی عبادت اور حقیقی ثواب وہی ہے جس کے اسی دنیا میں انوار اور برکات محسوس بھی ہوں۔ ہماری پرستش کی قبولیت کے آثار یہی ہیں کہ ہم عین دعا کے وقت میں اپنے دل کی آنکھ سے مشاہدہ کریں کہ ایک تریاقی نور خدا سے اترتا اور ہمارے دل کے زہریلے مواد کو کھوتا اور ہمارے پر ایک شعلہ کی طرح گرتا اور فی الفور ہمیں پاک کیفیت انشراح صدر اور یقین اور محبت اور لذت اور انس اور ذوق سے پُر کر دیتا ہے۔ اگر یہ امر نہیں ہے تو پھر دعا اور عبادت بھی ایک رسم اور عادت ہے۔

(ایام الصلح۔ روحانی خزائن جلد14 ص 240)

قرآن کریم کو رات دن پڑھو

قرآن کتاب رحماں سکھلائے راہ عرفان
جو اس کے پڑھنے والے ان پر خدا کے فیضان

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

''سب کتابیں چھوڑ دو اور رات دن کتاب اللہ ہی کو پڑھو''

''ہماری جماعت کو چاہئے کہ قرآن کریم کے شغل اور تدبر میں جان ودل سے مصروف ہو جائیں۔''

''اس وقت قرآن کریم کا حربہ ہاتھ میں لو، تمہاری فتح ہے۔ اس نور کے آگے کوئی ظلمت ٹھہر نہ سکے گی۔'' (ملفوظات جلد اول صفحہ 386)

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن ووقف عارضی)

دو نفلوں کی تحریک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 3 دسمبر 2010ء کے خطبہ جمعہ میں احمدی احباب کو روزانہ دو نوافل ادا کرنے کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا:۔

پس ان حالات میں دنیا بھر کی جماعتوں کے تمام افراد کو میں خاص طور پر اپنے مظلوم اور تکلیف اور مشکلات میں گرفتار بھائیوں کے لئے دعاؤں کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کم ازکم دو نفل روزانہ صرف ان لوگوں کیلئے ہر احمدی ادا کرے جو احمدیت کی وجہ سے کسی بھی قسم کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ جو ظالمانہ قوانین کی وجہ سے اپنی شہری اور مذہبی آزادیوں سے محروم کر دیئے گئے ہیں۔ اسی طرح جماعتی ترقی کے لئے بھی خاص طور پر دعائیں کریں۔ پس اگر ہر احمدی اپنے دل کی بے چینی کو خدا تعالیٰ کے حضور پہلے سے بڑھ کر پیش کرے گا تو خود مشاہدہ کرے گا کہ اللہ تعالیٰ کے پیار کی نظر اس پر کس طرح پڑ رہی ہے پہلے سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ ان کو اپنے حصار میں لے لے گا۔

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل وجواہر نمبر 607

دنیائے احمدیت کے پہلے

جلیل القدر محدث

حضرت مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح الاول سلسلہ احمدیہ کے پہلے فقیہ ہی نہیں پہلے جلیل القدر محدث بھی تھے۔ یہ عالی پایہ خطاب خود حضرت مسیح موعود نے اپنی عربی تالیف حمامۃ البشریٰ میں عطا فرمایا۔ حضرت اقدس نے یہ رسالہ 1893ء میں مکہ معظمہ دام اللہ شرفہا کے ایک احمدی بزرگ مکین شعب عامر، حضرت محمد بن احمد کے مکتوب کی بنا پر رقم فرمایا جو اصل مکہ اور صلحاء ام القریٰ کے لئے ایک لازوال گوہر نایاب اور بیش قیمت دینی و روحانی تحفہ ہے۔ جس کی عظمت و شوکت مرور زمانہ کے ساتھ ساتھ بڑھتی جارہی ہے۔

حضور نے اپنے ایک مکتوب میں حضرت مولانا کو تحریر فرمایا:۔

"کلام الٰہی سے محبت رکھنا اور رسول اللہ ﷺ کے کلمات طیبات سے عشق ہونا اور اہل اللہ کے ساتھ حب صافی کا تعلق حاصل ہوتا ہے ایک ایسی بزرگ نعمت ہے جو خداتعالیٰ کے خاص اور مخلص بندوں کو ملتی ہے.......... فالحمدللہ کہ خداتعالیٰ نے **آپ کو یہ نعمت جو راس الخیرات ہے عطا فرمائی ہے۔**"

(مکتوبات احمدیہ جلد پنجم نمبر 2 صفحہ 26)

سیدنا نورالدین کا

پُرمعارف درس بخاری

حضرت مولانا کو درس قرآن مجید کی طرح درس بخاری میں بھی بینارۂ نور تھے۔

ذیل میں آپ کے اس پُر معارف درس بخاری شریف کے چند نکات عشاق رسول عربی (فداہ ابی وامی وروحی وجنانی) کے ازدیاد علم وایقان کی غرض سے زیب قرطاس کئے جاتے ہیں۔

یہ درس حضور انور نے قادیان میں 1913ء کے دوران ارشاد فرمایا اور آپ کی نظر ثانی کے بعد بدر 14 اور 21/ اگست 1913ء کے ذریعہ پہلی بار منظر عام پر آیا۔ اس کے مرتب حضرت مفتی محمد صادق صاحب تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے فرمایا:۔

"الانصاف من نفسک یہ بھی ایمان کا ایک شعبہ ہے انسان اپنے جی میں آپ ہی انصاف کرے۔"

ایک دفعہ حضرت (مرزا صاحب) کے قریب کے مکان میں کسی کی شادی کی تقریب پر ایک رقاصہ منگوائی۔ جو رات بھر ناچتی رہی۔ حضرت کو خبر ہوئی۔ آپ نے دریافت کیا کہ اس کو رات بھر کا کیا ملا ہے۔ معلوم ہوا۔ صرف پانچ ۵ روپے۔ صبح فرمایا۔ کہ میں تو رات بھر شرمندہ ہی رہا۔ کہ پانچ روپے کے واسطے کتنی محنت کر رہی ہے۔ ہم اپنے اللہ تعالیٰ محسن مربی سے ہزار در ہزار لاتعداد ولا انتہا تحفے اور انعام پاکر اتنی محنت نہیں کرتے۔

اسی طرح میں جب رات کو چوکیدار کی آواز سنتا ہوں تو شرمندہ ہوتا ہوں کہ چار پانچ روپے ماہانہ پا کر یہ رات بھر پہرہ دیتا ہے۔ چھوٹی راتوں میں آرام نہیں کرتا۔ سردی بارش کی پرواہ نہیں کرتا۔ ہم اس کے بالمقابل کس قدر غافل سوتے ہیں انسان خود ہی اپنے دل میں انصاف کرے۔ کیا کوئی اس کا مال ناجائز لے لے اس کی اولاد کو بداخلاق بنائے اس کے ننگ و ناموس پر حملہ کرے۔ اس کا نوکر عمدگی سے فرائض منصبی ادا نہ کرے۔ کیا کوئی گوارا کرتا ہے۔ تو یہ کس انصاف پر۔ دوسرے میں بالباطل لیتا ہے۔ کسی کی اولاد کو بداخلاق بناتا ہے۔ کسی کے رنگ و ناموس پر حملہ کرتا ہے اور اپنے فرائض منصبی کے ادا کرنے میں کمزور۔ طبیب تو سب سے زیادہ ذمہ وار ہے۔"

(متعلق بخاری مصری جلد اول صفحہ 52)

صفحہ 54۔ **اخوانکم خولکم**۔ تمہارے غلام تمہارے بھائی ہیں اور تمہارے کاموں کی اصلاح کرتے ہیں۔

خول۔ کاموں کی اصلاح کرنے والا۔ ماتحت ظلم دون ظلم۔ ظلم کے بھی مراتب ہیں۔

صفحہ 55۔ **سِدّدو**۔ مضبوط راہ اختیار کرو اعتدال پسند بنو۔

صفحہ 62 **ساعۃ** کے معنے صرف قیامت کے نہیں بلکہ مختلف اوقات میں مختلف باتوں پر یہ لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ کسی بڑے تغیر کے وقت کو بھی ساعت کہتے ہیں۔"

صفحہ 63۔ **الحلال بین**۔ حلال کا حکم صاف ہے۔

الحرام بین۔ حرام کا حکم بھی صاف ہے۔

صفحہ 64۔ **کل یعمل علی شاکلتہ**۔ بخاری صاحب نے شاکلتہ کے معنے نیت کے کئے ہیں اور خط وخال شکل کے معنے بھی ہیں نیز فطرۃ پر بولا گیا ہے اور فطرت پر اعمال ہوتے ہیں۔ جیسے قوی ہوں ویسے ہی کام ہوتے ہیں۔

صفحہ 65۔ **اذا نصحوا للہ**۔ جب کہ انسان خالص خدا کا ہی بن جائے۔

صفحہ 66۔ علم کے بڑے درجات ہیں۔ آنحضرت ﷺ کو بھی حکم ہوا ہے کہ دعا کرو۔ رب زدنی علماً۔ اے رب میرے علم کو زیادہ کر۔

ساعۃ۔ کسی قوم کے تباہ ہونے کی ساعت۔

ساعت۔ کسی کی ترقی کی گھڑی ساعت ہے۔

ادب۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک بات کر رہے تھے۔ درمیان میں ایک شخص نے ایک سوال پیش کر دیا۔ آنحضرتؐ نے اس کے سوال پر اس وقت توجہ نہ کی طریق ادب یہ ہے کہ بات ختم ہو لے۔ تب کچھ دریافت کیا جاوے۔

کفران العشیر۔ جس طرح ایمان کے بہت سے شعبے ہیں۔ اسی طرح کفر کے بھی بہت سے شعبے ہیں خاوند اپنی بی بی کی ناشکری کرے یا بی بی اپنے خاوند کی ناشکری کرے۔ تو اس کا بھی نام نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کفر رکھا ہے۔

میں نے ایک دفعہ اپنی بی بی کو دیکھا کہ تین بچوں کو لئے ہوئے ایک چار پائی پر اس نے رات گزاری۔ میں حیران ہوا کہ اس میں تو کروٹ بدلنا بھی مشکل ہے۔ کس قدر عورتوں کو محنت اٹھانی پڑتی ہے۔ میں دیر تک متعجب رہا۔ اور اپنا حال دیکھا روتا بچہ ایک منٹ کیا سیکنڈ میں نہیں رکھتا۔ عورتوں کی قدر کرنی چاہئے۔ (صفحہ 74)

العلم قبل القول والعمل۔ کسی بات کے کہنے یا کسی کام کے کرنے سے پہلے اس کا علم حاصل کرنا چاہئے۔

حلماء۔ حلم والے۔ تحمل والے۔

فقہا۔ سمجھ والے۔

ربانی۔ وہ لوگ ہیں جو چھوٹے علم پہلے پڑھاتے ہیں اور بڑے بعد میں۔

قبل ان تسوّدوا سردار بننے سے قبل۔ جب سردار اور امیر بن جاؤ گے تو پھر علم پڑھنا مشکل ہو جائے گا۔

یتخولھم بالموعظۃ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت ہی احتیاط کرتے موقع محل دیکھتے۔ تب وعظ کرتے تاایسا نہ ہو کہ لوگ ملال کریں اور ان کو نفرت حاصل ہو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بچوں کو نرمی سے پڑھاؤ اگر تنگ ہوں تو ان کو خوشخبری دو۔

صفحہ 75۔ **من یرد اللہ**۔ جس کو خداتعالیٰ چاہے دین کی سمجھ دے دے۔ یہ ضروری نہیں کہ سارے مسلمان سمجھدار ہی ہوں۔

صفحہ 76۔ **جمار**۔ کھجور کا درخت جب چھوٹا سا بڑھتا ہے۔ تو اس کی چوٹی کو کاٹ کر کھاتے ہیں۔ اس کا نام جمار ہے۔

صفحہ 78۔ حضرت نبی کریم ﷺ ایک دفعہ پاخانے کو تشریف لے گئے اس وقت ابن عباس دس سال کی عمر کے تھے انہوں نے جھٹ پانی لے کر حضرت کے پاس رکھ دیا۔ جب آپ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) حاجت سے فارغ ہوئے اور استنجا کیا۔ تو آپؐ نے دریافت فرمایا کہ یہ پانی کس نے رکھا تھا۔ عرض کیا گیا ابن عباس نے۔ فرمایا اسے بلاؤ۔ ابن عباس گئے۔ آپ نے انہیں گلے لگایا۔ اور دعا کی۔ **اللھم علمہ الکتب وفقہ فی الدین**۔ الٰہی اس کو کتاب کا علم سکھلا دے اور دین کی سمجھ اس کو عطا فرما۔

معلوم ہوا دعا بھی محل موقعہ اور تحریک خاص کو چاہتی ہے۔ آجکل لوگوں نے دعا کو ایک معمولی اور لغو بات سمجھ رکھا ہے کسی کام آئے تو یہ بھی کہتے گئے کہ ہمارے لئے دعا کرو۔

صفحہ 81۔ خواب میں دودھ پیا جائے تو اس کی تعبیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمائی ہے کہ علم دودھ ہے۔

میں ریاست جموں میں تھا میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے پاس ایک دودھ کا پیالا ہے۔ آدھا میں کسی کو پلا چکا ہوں۔ آدھا میرے پاس ہے۔ اتنے میں نورالدین تاجر کتب جموں میرے پاس آیا۔ وہ آدھا میں نے اس کو دیا۔ اور اس نے پی لیا۔ یہ خواب میں نے نورالدین کو سنائی۔ میں نے کہا تم مجھ سے عمدہ علم پڑھو گے۔ وہ ان دنوں کچھ ناراض تھے کہنے لگے۔ میں تو آپ سے کچھ پڑھنا نہیں چاہتا۔ کچھ عرصے کے بعد مولوی عبدالکریم صاحب (غفرہ اللہ) نے کشمیر میں مجھ سے بخاری پڑھنی شروع کی جب وہ نصف ختم کر چکے تو اتفاقاً وہاں نورالدین بھی آگئے اور باقی نصف درس میں وہ بھی شامل ہوئے۔ وہ تو خواب کے واقعے کو بھول چکے تھے۔ جب بخاری کو ختم کر چکے تو میں نے انہیں یاد دلایا۔ کہ دیکھو خواب کیسی سچی نکلی اور بخاری کی کیسی عظمت ثابت ہوتی ہے۔"

کیا تمہارا جی نہیں چاہتا کہ میں تم کو وہ دودھ پلاؤں۔ میری بیماری اور کمزوری چاہتی ہے کہ مجھے ناامید کر دے۔ مگر ہمت بلند ہے اللہ نصرت فرمائے۔ بعض نے کہا کہ ہم کیوں اس کے لئے دعا مانگیں۔ کبھی اس نے ہم کو کہا ہے۔ ہم تو تمہارے لئے دعا کریں گے۔

صفحہ 81۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعض باتوں کا جواب ہاتھ کے اشارے سے دیا اور بعض باتوں کا جواب سر کے اشارے سے دیا۔ مگر انبیاء آنکھوں کے اشارے نہیں کیا کرتے۔

نکتہ۔ صحابہ ہوشیار تھے۔ سست نہ تھے۔ دین بھی کماتے تھے اور دنیا بھی کماتے تھے۔

نکتہ۔ کسی صحابہ نے کوئی چھوٹی بات بیان کی۔ چھوٹی چھوٹی باتوں سے فساد پیدا ہوتا ہے۔ مثلاً داڑھی منڈانا۔ ٹخنوں پر پاجامہ وغیرہ ایسی باتیں ایمان کے مقابلہ میں چھوٹی ہیں مگر لوگ ضروریات ایمانیہ پر اتنا زور نہیں دیتے جتنا ان امور پر۔

صفحہ 86۔ **برک**۔ صحابہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھتے تو گھٹنوں اور پاؤں کی انگلیوں کے بل بیٹھتے تھے۔

صفحہ 78۔ کوئی بات سمجھ میں نہ آوے تو اسے بار بار پوچھ لینا جائز ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کہ کسی کے گھر جاؤ تو السلام علیکم کا جواب نہ آوے تو پھر کہو۔ پھر جواب نہ آوے پھر کہو۔

صفحہ 89۔ **الخرص**۔ بالی۔ عرب میں ایک دو بالیاں پہننے کا رواج تھا زیادہ کا نہ تھا۔ **وہی ان عورتوں نے چندے میں دے دیں۔**

حساب یسیر۔ **صرف اعمال سامنے کئے جائیں گے۔**

(بدر 14-21 اگست 1913ء)

مکرم لطف الرحمٰن محمود صاحب

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا دورہ سیرالیون 1970ء

قسط دوم

احمدیہ سیکنڈری سکول بوٹاؤن کا معائنہ

11 مئی 1970ء کا دن بوشہر میں حضور کے قیام اور مصروفیات کا آخری دن تھا۔ بوٹاؤن کے اس سکول کو سیرالیون میں پہلا ''سیکنڈری سکول'' ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ یہ سکول 1960ء میں جاری ہوا۔ حال ہی میں اس سکول نے اپنی گولڈن جوبلی بڑی دھوم دھام سے منائی ہے۔ حضور سکول کے معائنہ کے لئے تشریف لائے۔ اس موقعہ پر محکمہ تعلیم کے افسران، سکول کے بورڈ آف گورنرز کے ارکان، معزز شہری اور والدین، نیز امریکی تنظیم Peace Corps کے مقامی ڈائریکٹر بھی آئے ہوئے تھے۔ سٹاف نے حضور کا استقبال کیا۔ معزز مہمانوں سے مصافحہ کے بعد، حضور بیالوجی، کیمسٹری اور فزکس کی لیبارٹریز دیکھنے کے لئے تشریف لے گئے۔ اس سکول کی سائنسی مضامین کی معیاری تدریس کے لئے ملک بھر میں شہرت تھی۔ فزکس کی لیبارٹری عمارت کے آخر میں واقع ہے۔ حضور کا یہ ادنیٰ خادم اور شاگرد اس کا انچارج تھا۔ حضور کے ملاحظہ کے لئے میزوں پر بعض تجربات کے لئے سامان رکھا گیا۔ حضور کے استفسار پر عاجز نے Kinetic Energy کے اصول پر کام کرنے والا ایک ماڈل چلا کر دکھایا۔ اس ماڈل میں ایک مکعب نما خانے میں فولاد کے چھوٹے چھوٹے بال موجود تھے۔ بجلی کی کرنٹ سے اس خانے کا اندرونی درجہ حرارت جوں جوں بڑھتا گیا۔ وہ بال تیزی سے اچھل اچھل کر دیواروں سے ٹکرانے لگے اور درجہ حرارت میں اضافہ کے ساتھ ان کی حرکت میں بھی غیر معمولی تیزی آتی گئی۔ حضور نے اس Demonstration کو بڑی دلچسپی سے ملاحظہ فرمایا اور سیرالیون ریڈیو کی نمائندہ مس تارا (جسے حضور نے دینی نام طاہرہ عطا فرمایا تھا) سے مخاطب ہو کر فرمایا:

"The Future of Sierra Leone lies in these cupboards"

(یعنی سیرالیون کا مستقبل ان الماریوں میں محفوظ سائنسی سامان سے وابستہ ہے۔) اس جامع پیغام کے اول مخاطب تو اہل سیرالیون اور ان کی نسل تھی کہ اب وقت کا تقاضا ہے کہ اعلیٰ سائنسی اور تکنیکی تعلیم کے فروغ سے ملک کے مستقبل کو بہتر بنایا جائے۔ دوسرے مخاطب ہم اساتذہ تھے جن کے لئے یہ پیغام تھا کہ طالب علموں کو، ان تھک محنت اور گہری توجہ سے قوم کی قیمتی امانت سمجھ کر پڑھایا جائے۔ تجربہ گاہوں کے تفصیلی معائنہ کے بعد حضور نے طلبہ اور سٹاف کو خطاب میں زریں نصائح سے نوازا۔ بعد ازاں پرنسپل کے دفتر میں جا کر حضور نے وزٹر بک پر، دست مبارک سے درج ذیل دعائیہ الفاظ رقم فرمائے: بارك الله سعیکم

اس کے بعد حضور سکول کمپاؤنڈ کے ایک دوسرے حصے میں ایک اور تقریب میں شمولیت کے لئے تشریف لے گئے۔ اس دن سکول کے 56 طلبہ اور 2/اساتذہ بیعت کر کے سلسلہ میں شامل ہوئے۔

جماعت ہائے احمدیہ سیرالیون کی طرف سے استقبالیہ تقریب

سکول کمپاؤنڈ کے اس حصے میں ایک بہت بڑی جلسہ گاہ بنائی گئی جسے رنگ برنگی جھنڈیوں اور بینرز سے سجایا گیا۔ یہاں سیرالیون کے تمام صوبوں سے آنے والے ہزاروں احمدی جمع ہوئے۔ غیر از جماعت معززین کو بھی مدعو کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد، حضرت مسیح موعود کے عربی قصیدہ 'یا عین فیض اللہ والعرفان' کے اشعار پڑھے گئے۔ اس کے بعد جماعت سیرالیون کے صدر پیراماؤنٹ چیف ناصر الدین گمانگا نے حضور کی خدمت میں سپاس نامہ پیش کیا۔ اس کے جواب میں حضور نے ایمان افروز خطاب سے نوازا۔ حضور کی اس تقریر کا ملک کی دو بڑی زبانوں، مینڈے اور ٹمنی میں رواں ترجمہ پیش کیا گیا۔ اس تقریب میں حضور نے حاضرین کو یاد دلایا کہ یہ سیرالیون اور جماعت احمدیہ کی تاریخ میں پہلا موقع ہے کہ حضرت امام مہدی کا خلیفہ اس ملک میں آیا ہے۔ اس وقت سامعین کے چہروں کی کیفیت دیدنی تھی۔ ہر شخص اپنی خوش بختی پر نازاں تھا۔ تقریر کے اختتام پر، افریقی روایت کے مطابق، حضور کی خدمت میں تحائف پیش کئے گئے جنہیں حضور نے ازراہ شفقت قبول فرمایا۔ یہ تقریب پُر سوز دعا پر ختم ہوئی۔ اس تقریب کے معاً بعد حضور مولانا نذیر احمد علی صاحب کی قبر پر دعا کے لئے تشریف لے گئے۔ حضرت بیگم صاحبہ بھی حضور کے ہمراہ قبرستان تشریف لے گئیں اور دعا میں شرکت فرمائی۔ مقبرہ سے حضور گورنر لاج آئے۔ آرام کے بعد حضور مع افراد قافلہ اجتماعی دعا کے لئے تشریف لے گئے۔ حضرت بیگم صاحبہ بھی حضور کے ہمراہ قبرستان تشریف لے گئیں اور دعا میں شرکت فرمائی۔ مقبرہ سے حضور گورنر لاج آئے۔ آرام کے بعد حضور مع افراد قافلہ اجتماعی دعا کے بعد، فری ٹاؤن کے لئے روانہ ہوئے۔ یہ احقر بھی اس وقت الوداعی سلام کے لئے حاضر تھا۔ حضور نے ازراہ شفقت مکرم چوہدری انور حسن صاحب کو دستار عنایت کی اور اس احقر کو اپنی قمیص کا تبرک مرحمت فرمایا۔ میں وفور جذبات میں اور کچھ نہیں کہہ سکتا۔ بقول غالب ع

دیکھنا قسمت کہ آپ اپنے پہ رشک آ جائے ہے

آخری دنوں کی مصروفیات

12 مئی کو حضور نے گورنر جنرل کے اعزاز میں عشائیہ دیا۔ سربانجا تیجان سی کے علاوہ اس دعوت میں بعض سفیر، رومن کیتھولک مشن کے سربراہ، فری ٹاؤن کے میئر اور کابینہ کے بعض ارکان نے شرکت کی۔ خواتین کے لئے حضرت بیگم صاحبہ نے ضیافت کا الگ اہتمام فرمایا۔

الوداعی پریس کانفرنس

13 مئی کو حضور نے ''لاج'' کے کمیٹی روم میں پریس کانفرنس میں شرکت فرمائی جو ڈیڑھ گھنٹہ تک جاری رہی۔ اس میں حضور نے اپنے دورہ کی کامیابی کا ذکر فرمایا اور اہل سیرالیون کو ملک کے بہتر مستقبل کے لئے محنت کی تلقین فرمائی۔ اس موقع پر حضور نے سیرالیون میں جماعت کی طرف سے مزید سکولز اور ہسپتال کھولنے کا اعلان فرمایا جس پر میڈیا کے نمائندگان نے دلی مسرت کا اظہار کیا۔ نصرت جہاں سکیم کے تحت سیرالیون میں بھی سکول اور ہسپتال کھولے گئے۔ اس وقت 4 سیکنڈری اور 30 پرائمری سکولز تھے۔ اب 40 سیکنڈری اور 100 سے زائد پرائمری سکولز ہیں۔

انفرادی ملاقاتیں

پریس کانفرنس کے بعد حضور نے بعض اہم شخصیات کو شرف ملاقات سے نوازا۔ ان میں وزراء، ارکان پارلیمنٹ، ماہرین تعلیم بھی شامل تھے۔ اپوزیشن کے لیڈر آنریبل صالحو شریف خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ موصوف کا سیرالیون کے مشرقی صوبے سے تعلق ہے اور جماعت کی خدمات کے پرانے مداح ہیں۔ (اس ملاقات کے 18 سال کے بعد 1988ء میں جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع سیرالیون تشریف لائے تو Kenema شہر میں حضور کے استقبال کے موقع پر آنریبل صالحو شریف بھی تشریف لائے اور ''کورٹ باری'' کی استقبالیہ تقریب میں حضور کے ساتھ سٹیج پر بیٹھے۔ اس وقت موصوف جمہوریہ سیرالیون کے نائب صدر تھے۔) باجماعت نمازوں کا اہتمام لاج میں کیا گیا تھا مگر 13 مئی کو حضور مغرب وعشاء کی نمازوں کے لئے مشن ہاؤس تشریف لائے۔ وہاں احباب بڑی تعداد میں حاضر ہوئے۔ حضور نے تمام دوستوں سے مصافحہ ومعانقہ فرمایا اور دعاؤں سے نوازا۔

ہالینڈ کے لئے روانگی

14 مئی 1970ء حضور کے سیرالیون سے الوداع ہونے کا دن تھا۔ اس خیال سے ہر چہرے پر اداسی اور افسردگی کی کیفیات پڑھی جا سکتی تھیں۔ حضور کے طیارے کو ساڑھے بارہ بجے روانہ ہونا تھا۔ عقیدت مند آخری لمحات کو قلب ونظر میں محفوظ کرنے کے لئے قبل از وقت ائیرپورٹ پر جمع ہو گئے۔ پیارے آقا نے ایک بار پھر وہاں آنے والے تمام خدام خلافت کو مصافحہ اور معانقہ کے شرف سے نوازا اور پُرسوز اجتماعی دعا کے بعد ہالینڈ کے لئے سفر کا آغاز فرمایا۔ محترمہ بیگم صاحبہ نے حسب معمول، الوداع کہنے کے لئے آنے والی خواتین سے مصافحہ فرمایا۔ یہ دس دن بڑی مصروفیت سے گزرے۔ حضور کے اس دورے کی ایک برکت میڈیا میں جماعت کے مفصل تعارف اور بھرپور تشہیر کی شکل میں ظاہر ہوئی۔ اخبارات کے کالموں، ریڈیو کی خبروں اور ٹی وی پر مناظر کی تصاویر بڑی کثرت سے نشر ہوئیں۔ جیسا کہ عرض کیا جا چکا ہے ''احمدیہ'' نام زبان زد خلائق ہو گیا۔ حضور کے اس دورے کی برکت سے بفضل اللہ تعالیٰ دعوت الی اللہ کی نئی راہیں کھلیں۔ ایک فائدہ یہ بھی ہوا کہ بعض سوئے ہوئے جاگ اٹھے۔ جو سست تھے، انہیں روحانی زندگی کی ایک نئی لہر نے چست بنا دیا۔ خلیفۂ وقت کی زیارت، احباب جماعت کے لئے ایک نیا روحانی تجربہ تھا۔ افریقی دوستوں میں گنتی کے چند احباب (چیف گمانگا صاحب، الحاج بونگے صاحب، الحاج علی روجرز صاحب، آئی۔ کے محمد صاحب وغیرہ) کو زیارت مرکز اور ملاقات حضور کا موقع ملا تھا۔ اس دورے میں یہ نعمت سب کو میسر آ گئی۔ اب مفارقت ایک حقیقت بن چکی تھی حضور کی روانگی کے بعد، جب بھی دوست ایک دوسرے سے ملتے تو ان ایام کا ذکر ضرور کرتے۔ خوشی اور غمی کے ملے جلے جذبات، ایک عرصہ تک ان کی باتوں کا تانا بانا بنے رہے۔ ؎

حَیف در چشمِ زدن صحبتِ یار آخر شُد
روئے گُل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

ترجمہ: حیف ہے کہ آنکھ جھپکتے ہی قرب محبوب کے لمحے بیت گئے۔ ابھی تو اس پھول کو جی بھر کر دیکھا بھی نہ تھا کہ بہار کا موسم جاتا رہا۔

☆☆☆

مکرم غلام مصباح بلوچ صاحب

حضرت ڈاکٹر محمد اسماعیل خان صاحب گوڑیانی

حضرت ڈاکٹر محمد اسماعیل خان صاحب پٹھان قوم سے تعلق رکھتے تھے اور گوڑیانی تحصیل جھجر ضلع رہتک کے رہنے والے تھے۔ آپ ایک قابل ڈاکٹر تھے اور بطور ڈاکٹر مختلف جگہوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ آپ کے ایک بھائی حضرت محمد یعقوب خان صاحب بھی حضرت مسیح موعود کے رفیق تھے۔ آپ کی پیدائش تقریباً 1856ء میں ہوئی۔

قبول احمدیت

حضرت ڈاکٹر محمد اسماعیل خان صاحب کڑیانوالہ ڈسپنسری متصل لالہ موسیٰ میں بطور سب اسسٹنٹ سرجن تھے۔ جہاں آپ کو حضرت مسیح موعود کی کتاب آئینہ کمالات اسلام ملی۔ آپ فرصت کے وقت اس کتاب کا مطالعہ کرتے ایک روز لیٹے لیٹے آپ کتب کا مطالعہ کر رہے تھے آپ کو خیال آیا کہ میں نے اس کتاب کے مطالعہ سے یہ تسلیم کر لیا ہے کہ حضرت مسیح موعود سچے ہیں پھر ظاہری بیعت کی کیا ضرورت ہے؟ اسی حالت میں آپ سو گئے۔ کتاب آپ کے سینہ پر رکھی ہوئی تھی۔ حالت نیند میں خواب دیکھا کہ ایک (بیت الذکر) کی محراب میں حضرت مسیح موعود نماز پڑھ رہے ہیں اور آپ انتظار میں بیٹھے ہیں کہ حضور نماز ختم کر لیں تو آپ سے ملاقات کروں۔ نماز ختم کرنے کے بعد حضرت مسیح موعود نے آپ سے ملاقات کی اور آپ کی بیعت لی، بیعت لینے کے بعد حضور آپ کو (بیت) کے صحن میں لے گئے اور آپ کو اپنے سامنے کھڑا کر لیا اس وقت حضور کے ہاتھ میں ایک چمکتی ہوئی تلوار تھی جب حضور اس تلوار کو حرکت دیتے تو اس میں سے چمک نکلتی تھی جب چمک نکلتی تھی تو ڈاکٹر صاحب کے جسم میں سے ایک بت نکل کر الگ کھڑا ہو جاتا تھا اس بت کو حضور اس تلوار سے قتل کر دیتے تھے قتل کرنے کے بعد فرماتے تھے کہ یہ تکبر کا بت تھا۔ پھر تلوار کی چمکار سے ایک اور بت آپ کے جسم سے الگ ہو کر کھڑا ہو جاتا پھر حضور اس کو قتل کر دیتے اور فرماتے یہ شرک کا بت تھا غرض یہ کہ بے شمار بت آپ کے جسم سے حضور کی تلوار کی چمک سے الگ ہوئے اور حضور کی تلوار نے قتل کئے کوئی ریاکاری کا بت تھا کوئی رسم و رواج کا بت تھا۔ کوئی برادری اور قومیت کا بت تھا وغیرہ وغیرہ۔

بیداری کے بعد آپ نے حضور کی خدمت میں بذریعہ خط یہ خواب تحریر کی حضور نے جواباً فرمایا۔ آپ کی بیعت روحانی طور پر تو ہو گئی کسی وقت ظاہری بیعت سے بھی آکر مشرف ہو جائیں چنانچہ آپ نے قادیان جا کر حضرت اقدس مسیح موعود کی بیعت کر لی۔

(بشارات رحمانیہ جلد دوم صفحہ 119-118)

افریقہ میں تقرری

1896ء میں آپ ملازمت کے سلسلہ میں افریقہ بھیج دیئے گئے جہاں آپ کی دعوت الی اللہ سے احمدیت کو کافی فروغ ملا اور عرصہ تین سال تک آپ اپنی ڈیوٹی کے علاوہ دینی فریضہ (دعوت الی اللہ) کو بھی نبھاتے رہے اور 1898ء میں واپس ہندوستان تشریف لائے آپ کی واپسی پر وہاں کی جماعت نے آپ کے اعزاز میں الوداعی تقریب منعقد کی۔ جس میں افریقہ کی انجمن کے سیکرٹری حضرت بابو محمد افضل صاحب نے الوداعی تقریب میں ایک رپورٹ میں فرمایا:

1896ء کے آغاز میں حضرت اقدس کا ایک خادم بعہدہ ٹائم کیپری اور ایک دوسرا خادم مسمی میاں عبداللہ.........برمرۂ قلیاں یوگنڈا ریلوے تین سال کے لئے.........ہندوستان سے مشرقی افریقہ کی بندرگاہ ممباسہ پر وارد ہوئے پھر اسی سال میں تھوڑے تھوڑے عرصہ کے تفاوت سے ہمارے معظم دوست ڈاکٹر محمد اسماعیل خان صاحب ساکن گوڑیان ضلع رہتک ملٹری محکمہ میں.........ملازم ہو کر۔ یہاں وارد ہوئے اور حضرت اقدس کی جماعت کو تقویت دی۔

مذکورہ بالا ممبران میں سے افریقہ میں کامل تین سال تک ڈاکٹر محمد اسماعیل خان صاحب ملٹری محکمہ میں رہے اور بڑی متانت اور حکمت کے ساتھ (دین حق) کے پاک اصولوں کی اشاعت کرکے ہمیشہ.........کل سپاہیوں کے واسطے ڈاکٹر صاحب کا وجود اور عمل ایک مبارک شے تھی، اکثر لوگ فوج سے آکر ڈاکٹر صاحب سے قرآن شریف کے سبق اور تحصیل کرتے اور آپ کی صحبت سے اکثر لوگوں کو علم دینیات کا شوق پیدا ہوا اور علماء.........کی غلطی ان پر کھلی۔ بعضوں کو حضرت مسیح موعود کی صداقت کی خوابیں آئیں اور وہ مشرف بہ بیعت بھی ہوئے۔

ڈاکٹر صاحب کے ساتھ دو تین اور بھی ملٹری ڈاکٹر صاحب تھے جو آپ کے فیض اور صحبت سے مشرف بہ بیعت حضرت مسیح موعود ہوئے چونکہ ڈاکٹر صاحب کو فوجی خدمات پر ممباسہ کے گرد و نواح دیگر بندرگاہوں پر بھی جانا پڑتا تھا اس طرح قریباً مشرقی افریقہ کی کل بندرگاہوں پر اس پاک سلسلہ کی (دعوت الی اللہ) ہوتی رہی اور فن اشاعت میں ڈاکٹر صاحب موصوف کو ایک خاص مہارت اور دلچسپی بھی ہے۔

(الحکم 24 مارچ 1901ء)

آپ اپنی نوکری کی تین سالہ میعاد پوری کر کے 1898ء میں واپس ہندوستان آ گئے اور حضرت مسیح موعود کی ملاقات کے لئے قادیان تشریف لائے۔

اس دور میں حضرت مسیح موعود کا مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے ساتھ مقدمہ چل رہا تھا۔ حضور نے اپنے بعض اشتہارات میں یہ شائع کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس مقدمہ میں بھی کامیاب اور سرخرو رکھے گا، آپ کی یہ پیشگوئی بڑی شان سے پوری ہوئی۔ اس مقدمے کے ایام میں حضرت ڈاکٹر صاحب نے ایک خاص خدمت کی توفیق پائی۔

اکتوبر 1901ء میں آپ کی شادی احمد النساء بیگم صاحبہ کے ساتھ ہوئی۔ آپ کی شادی کی خبر اخبار الحکم نے اس طرح شائع کی۔

”ڈاکٹر محمد اسماعیل خان صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ گڑھ شنکر کی شادی (رفیق) قاضی خواجہ علی صاحب ٹھیکیدار شکرم لودھیانہ کی صاحبزادی سے 10/اکتوبر 1901ء کو ہوگئی جس کے لئے ہم فریقین کو مبارکباد دیتے ہیں اس شادی کا تذکرہ ہم نے محض اس لحاظ سے کیا ہے کہ یہ احمدی قوم میں ایک قابل نمونہ شادی ہے۔“

(الحکم 17/اکتوبر 1901ء صفحہ 7 کالم 3-2)

آپ کی اولاد کا زیادہ علم نہیں ہو سکا ایک بیٹی عائشہ بیگم صاحبہ اہلیہ محمد شریف صاحب کی وفات 6 جون 1927ء کو بوقت شام 7 بجے ہوئی مرحومہ بڑی ہونہار مڈل پاس، نیکوکار اور احمدیت کی دلدادہ تھیں۔

(الفضل 8 جولائی 1927ء صفحہ 2 کالم 3)

افریقہ سے واپس آنے کے بعد آپ گوڑگاؤں میں ہی بطور ہاسپٹل اسسٹنٹ متعین ہوئے لیکن 99-1898ء میں ضلع گورداسپور ہوشیار پور میں طاعون پھیلنے کی وجہ سے یہاں بلا لئے گئے اخبار الحکم لکھتا ہے:۔

”ڈاکٹر محمد اسماعیل خان صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ شفاخانہ صدر گاؤں سے پلیگ ڈیوٹی موضع صاحبہ ضلع ہوشیار پور میں تشریف لائے“۔

(الحکم 5 مئی 1899ء صفحہ 6 کالم 3)

یہاں چار پانچ مہینے کام کرنے کے بعد آپ کو گڑھ شنکر ضلع ہوشیار پور میں ہاسپٹل اسسٹنٹ مقرر کیا گیا۔ افریقہ کی جماعت آپ کو اپنے اخلاص اور تبلیغی اثر کی وجہ سے ابھی تک بھلا نہ پائی تھی اور مرکز احمدیت قادیان میں افریقہ سے اکثر ایسے خطوط آتے جن میں آپ کا پتہ مطلوب ہوتا تھا چنانچہ ایڈیٹر صاحب اخبار الحکم فرماتے ہیں:۔

”افریقہ کے اکثر احباب ڈاکٹر محمد اسماعیل خان صاحب ساکن گوڑیانی.........کا پتہ پوچھتے ہیں عام اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے کہ ڈاکٹر محمد اسماعیل خان صاحب گڑھ شنکر ضلع ہوشیار پور کے ہسپتال میں متعین ہیں اس سے پیشتر ڈاکٹر صاحب ضلع ہوشیار پور کی پلیگ ڈیوٹی پر نہایت قابلیت کے ساتھ کام کرتے رہے ہیں“۔

(الحکم 17 دسمبر 1899ء صفحہ 7 کالم 1)

گڑھ شنکر میں ڈیوٹی کے دوران ہی آپ کی شادی ہوئی، آپ ایک جوشیلے احمدی تھے اس لئے جہاں رہتے وہاں دعوت الی اللہ آپ کا خاص شغل ہوتا تھا۔ گڑھ شنکر میں بھی آپ نے اس شغل کو بڑی تندہی سے جاری رکھا اخبار الحکم اپنے نام لگوایا ہوا تھا جس کی وجہ سے اور بھی احمدی دوست یہاں آکر اخبار پڑھتے اور دوسروں کو بھی احمدیت سے آگاہی ہوتی۔

گڑھ شنکر کے بعد آپ مادھوپور میں رہے جہاں سے جنوری 1904ء میں پلیگ ڈیوٹی پر بمقام گورداسپور تبدیل کئے گئے۔

(البدر کیم فروری 1904ء صفحہ 10 کالم 3)

1904ء میں آپ کا تبادلہ گورداسپور ہو گیا اور آپ وہاں تشریف لے گئے حضرت حکیم محمد دین ولد حضرت شیخ برکت علی صاحب فرماتے ہیں:۔

”ایسا اتفاق ہوا کہ ڈاکٹر محمد اسماعیل خان صاحب مرحوم کی تبدیلی گڑھ شنکر ضلع ہوشیار پور سے گورداسپور میں جنرل ڈیوٹی پر اور پھر پلیگ ڈیوٹی.........ان ایام میں ہوئی جبکہ مقدمہ کرم دین شروع تھا جب ڈاکٹر صاحب یہ خبر لے کر قادیان میں حضور سے ملے تو حضرت اقدس بڑے خوش ہوئے۔ فرمایا اچھا ہوا ڈاکٹر صاحب آپ آ گئے اور فرمایا کہ ہمیں وہاں قیام کے لئے بڑی دقت ہوتی ہے اس لئے آپ وہاں ایک بڑا سا مکان کرایہ پر لے لیں جس کا کرایہ ہم ادا کیا کریں گے اور آپ وہاں قیام کریں ہم جب پیشی کے لئے آیا کریں گے تو وہاں اترا کریں گے۔ اس حکم کی تعمیل میں ڈاکٹر صاحب مرحوم نے گورداسپور میں تالاب کے نزدیک ایک وسیع مکان 15 روپے ماہوار کرایہ پر لے لیا جس میں حضرت اقدس بمعہ احباب اترا کرتے تھے.........“۔

(رجسٹر روایات نمبر 13 صفحہ 33،34)

گورداسپور قیام کے دوران یہ عظیم سعادت بھی آپ کے حصہ میں آئی کہ خدا کا پیارا مسیح آپ کے ہاں قیام کرتا اور آپ امام وقت کی میزبانی کی توفیق پاتے اور مقدمہ کی پیروی کے لئے حضور کے بار بار آنے کی وجہ سے بار بار آپ یہ خدمت کا موقع پاتے رہے۔ ایڈیٹر صاحب البدر 15 فروری 1904ء ڈائری لکھتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

''کوئی آٹھ بجے رات کا وقت تھا کہ بمقام گورداسپور حضرت اقدس کے کمرہ میں چند احباب بیٹھے ہوئے تھے۔ حضرت اقدس کا روئے سخن جناب ڈاکٹر محمد اسماعیل صاحب احمدی انچارج پلیگ ڈیوٹی گورداسپور کی طرف تھا کہ تقویٰ کے مضمون پر حضرت اقدس نے ایک تقریر فرمائی..........''

(البدر یکم مارچ 1904ء صفحہ 7)

غرض یہ کہ گورداسپور کا قیام آپ کے لئے نہایت ہی بابرکت اور روح افزا رہا۔ 1905ء میں آپ دہلی چلے گئے جہاں اپنی ڈاکٹری خدمات سرانجام دیتے رہے۔

قادیان میں آپ کو حضرت مسیح موعود کے کئی رفقاء کے علاج معالجے کا موقع ملا حضرت مرزا مبارک احمد صاحب بیمار ہوئے تو آپ بھی معالج ٹیم میں شامل تھے۔ 1906ء میں حضور کے ایک معمر رفیق حضرت میاں الٰہی بخش صاحب مالیر کوٹلوی (وفات 9/اپریل 1906ء مدفون بہشتی مقبرہ) قادیان سے کوٹلہ جانے پر مصر تھے۔ حضور نے حضرت ڈاکٹر محمد اسماعیل خان صاحب کو ان کی طرف بھیجا تا ملائمت سے ان کو سمجھا دیں کہ ایسے بے اعتبار حالت میں ریل پر وہ سوار ہو نہیں سکتے۔

(مکتوبات احمدیہ جلد ہفتم حصہ اول صفحہ 36)

آپ کے دل میں حضرت مسیح موعود کے لئے ایک عجیب محبت تھی حضور کی خیر و عافیت کا آپ کو ہر لحظہ فکر تھا حضرت سید محمد سرور شاہ صاحب مقدمہ گورداسپور کا ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

..........حضور نے تاریخ سے دو روز پہلے مجھے گورداسپور بھیجا کہ میں وہاں جا کر بعض حوالے نکال کر تیار کر رکھوں کیونکہ اگلی پیشی میں حوالے پیش ہونے تھے میرے ساتھ شیخ حامد علی اور عبدالرحیم نائی باورچی کو بھی حضور نے گورداسپور بھیج دیا، جب ہم گورداسپور مکان پر آئے تو نیچے سے ڈاکٹر محمد اسماعیل خان صاحب کو آواز دی کہ وہ نیچے آویں اور دروازہ کھولیں، ڈاکٹر صاحب موصوف اس وقت مکان میں اوپر ٹھہرے ہوئے تھے۔ ہمارے آواز دینے پر ڈاکٹر نے بے تاب ہو کر رونا اور چلانا شروع کر دیا ہم نے کئی آوازیں دیں مگر وہ اسی طرح روتے رہے آخر تھوڑی دیر کے بعد وہ آنسو پونچھتے ہوئے نیچے آئے ہم نے سبب پوچھا تو انہوں نے کہا کہ میرے پاس محمد حسین منشی آیا تھا۔ اس نے مجھے کہا کہ آجکل یہاں آریوں کا جلسہ ہوا ہے۔ جلسہ کی عام کارروائی کے بعد انہوں نے اعلان کیا کہ اب جلسہ کی کارروائی ہو چکی اب لوگ چلے جاویں کچھ ہم نے پرائیویٹ باتیں کرنی ہیں........ پھر ان آریوں میں سے ایک شخص اٹھا مجسٹریٹ کو مرزا صاحب کا نام لے کر کہنے لگا کہ یہ شخص ہمارا سخت دشمن اور ہمارے لیڈر لیکھرام کا قاتل ہے اب وہ شکار آپ کے ہاتھ میں ہے اور ساری قوم کی نظر آپ کی طرف ہے اگر آپ نے اس شکار کو ہاتھ سے جانے دیا تو آپ قوم کے دشمن ہوں گے اور اسی قسم کی جوش دلانے کی باتیں کیں اس پر مجسٹریٹ نے جواب دیا کہ میرا تو پہلے سے خیال ہے کہ ہو سکے تو نہ صرف مرزا کو بلکہ اس مقدمہ میں جتنے بھی اس کے ساتھ اور گواہ ہیں سب کو جہنم میں پہنچا دوں مگر کیا کیا جاوے کہ مقدمہ ایسا ہوشیاری سے چلایا جا رہا ہے کہ کوئی ہاتھ ڈالنے کی جگہ نہیں ملتی لیکن اب میں عہد کرتا ہوں کہ خواہ کچھ ہو اس پہلی پیشی میں ہی عدالتی کارروائی عمل میں لے آؤں گا۔ (محمد حسین نے کہا) اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر مجسٹریٹ کو یہ اختیار ہوتا ہے کہ شروع یا دوران مقدمہ میں جب چاہے ملزم کو بغیر ضمانت قبول کئے گرفتار کر کے حوالات میں دے دے۔ (محمد حسین نے کہا) میرے خیال میں دو تجویزیں ہو سکتی ہیں ایک تو یہ ہے کہ چیف کورٹ لاہور میں یہاں سے مقدمہ تبدیل کرانے کی کوشش کی جاوے اور دوسرے یہ خواہ کسی طرح ہو مگر مرزا صاحب اس آئندہ پیشی میں حاضر عدالت نہ ہوں اور ڈاکٹری سرٹیفکیٹ پیش کر دیں......

(سیرت المہدی حصہ اول صفحہ 78-77)

الٰہی تقدیر کہ حضور آریوں کی اس چال سے محفوظ رہے اور آریہ احباب اپنے منصوبے میں کامیاب نہ ہوئے لیکن حضرت ڈاکٹر صاحب کی فکرمندانہ کیفیت اور بے چینی ظاہر کرتی ہے کہ آپ حضور سے ایک والہانہ محبت اور غیرت رکھتے تھے۔ حضرت مولوی مدد خان صاحب کشمیری سابق انسپکٹر مال قادیان اس واقعہ کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

''..........1904ء میں جبکہ کرم دین کے ساتھ مقدمہ تھا.........گورداسپور پہنچے تو دیکھا کہ ڈاکٹر محمد اسماعیل گوڑیانی والے بہت ہی بگڑے ہوئے ہیں میں نے پوچھا ڈاکٹر صاحب آپ کو اتنی گھبراہٹ کیوں ہے! فرمایا بھائی صاحب مجھ کو اس واسطے گھبراہٹ ہے کہ میں نے سنا ہے کہ یہاں یہ مشورہ کیا گیا ہے کہ حضور کو ضرور ہی حوالات میں دیا جائے چاہے پانچ منٹ کے واسطے ہی کیوں نہ ہو مگر ضرور ہی آپ کو حوالات میں دیا جائے.......... میں نے ڈاکٹر صاحب کو کہا کہ آپ کیا کرنا چاہتے ہیں اور کیا کرنا چاہئے ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ کوئی ثواب کا کام کرے حضور کو یہ پیغام پہنچا دے کہ آپ گورداسپور نہ آئیں بیماری کا سرٹیفکیٹ لے لیں اگر سو روپیہ بھی خرچ نا پڑے تو خرچ دیں میں خود ادا کر دوں گا۔ میں نے ڈاکٹر صاحب کو کہا کہ کیا حضور جھوٹے سرٹیفکیٹ لیں؟ ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ بھائی صاحب اگر کسی نے ثواب لینا ہے تو لے لے میں نے کہا کہ کیا اس وقت کوئی جائے؟ کہاں ہاں! اس کے بعد میں نے کہا۔ آپ مجھ کو لالٹین (لیمپ) لے دیں میں ابھی رات رات ہی چلا جاؤں گا۔ ڈاکٹر صاحب نے اس وقت لالٹین دی میں اسی وقت گورداسپور سے قادیان کو روانہ ہوا۔''

(الحکم 28 مارچ 1938ء صفحہ 5 کالم 2-1)

حضرت مسیح موعود کے لئے آپ کے دل میں اس جوش و محبت کے بدلے میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو بھی حضور کی شفقتوں اور محبتوں کا مورد بنایا تھا اور آپ نے حضور کی عنایات سے ایک وافر حصہ پایا تھا۔

ایک مرتبہ حضور نے ڈاکٹر محمد اسماعیل خان صاحب گوڑیانی کو فرمایا کہ ''ڈاکٹر صاحب! ہمارے دو قسم کے دوست ہیں ایک وہ جن کے ساتھ ہم کو حجاب نہیں اور دوسرے وہ جن کو ہم سے حجاب ہے اس سے ان کے دل کا اثر ہم پر بھی پڑتا ہے اور ہم کو ان سے حجاب رہتا ہے جن لوگوں سے ہم کو کوئی حجاب نہیں ہے ان میں ایک آپ بھی ہیں۔''

(الحکم 14 مارچ 1934ء صفحہ 3 کالم 2)

سردار مصباح الدین احمد صاحب فرماتے ہیں:

''ڈاکٹر محمد اسماعیل خان صاحب گوڑیانی والے کی روایت ہے کہ مجھے سالن کھانے کا بہت شوق تھا میں کثرت سے سالن کھاتا حضرت اپنی طشتری سے بوٹیاں اور سالن نکال کر میرے آگے رکھتے اس طرح کئی دن گزر گئے ایک دن کھانے کے وقت حضور نے فرمایا کہ ''ایک بزرگ تھے ان کے پاس جب کوئی بیعت کے لئے جاتا تو وہ پہلے اسے دو روٹیاں اور ایک چمچہ دال کا دیتے یا اگر کسی سے دال بچ جاتی اور روٹی ختم ہو جاتی یا کسی سے روٹی بچ جاتی اور دال ختم ہو جاتی تو اس کی بیعت نہ لیتے اور فرماتے کہ جو شخص دو روٹی اور ایک چمچہ دال کا آپس میں نبھا نہیں کر سکا اور وہ ہمارے ساتھ کیا نبھا کرے گا''۔

جب حضور نے یہ قصہ سنایا تو میں نے سمجھا کہ حضور نے میری تربیت کے لئے بتایا ہے اس روز سے آج تک میری یہ کیفیت ہے کہ بعض وقت صرف ایک بوٹی سے روٹی کھا لیتا ہوں اور بعض اوقات اس میں سے بھی کچھ حصہ بچ جاتا ہے۔

(جب ڈاکٹر صاحب مرحوم نے یہ واقعہ مجھے سنایا تو ان کی آنکھیں اشکبار تھیں۔ سردار مصباح الدین احمد، الحکم 14 فروری 1934ء)

حضور سے دلی محبت اور اخلاص کی وجہ سے اپنے کاموں سے وقت نکال کر حضور کی ملاقات کے لئے قادیان آتے اخبار البدر 8 دسمبر 1903ء میں درج ہے۔

''...........ڈاکٹر محمد اسماعیل خان صاحب انچارج پلیگ ڈیوٹی گورداسپور سے سید عزیز الرحمٰن صاحب کے ساتھ قادیان میں وارد ہوئے حضرت مسیح موعود کی زیارت اور مجلس سے فیض یاب ہوئے''۔

آپ اپنے وطن کے آم بھی تحفۃً حضرت صاحب کی خدمت میں اکثر بھجواتے تھے ایک دفعہ آپ نے کچھ آم بھجوائے اور ساتھ ہی خط بھی بھیجا کہ اس دفعہ آم کم ہوئے ہیں اور اس جگہ کے جو آم حضور کو پسند ہیں ان کے یہی چند دانے ہیں جو میں بھیج رہا ہوں۔ یہ پیل والے آم تھے۔

(رفقاء احمد جلد پنجم حصہ سوم صفحہ 199-200)

1905ء میں آپ گورداسپور سے تبدیل ہو کر دہلی چلے گئے۔ وہاں بھی احمدیت کی خدمت میں ایک نمونہ قائم کیا۔ اکتوبر 1905ء میں حضرت اقدس مسیح موعود دہلی تشریف لے گئے جتنے دن حضور وہاں قیام پذیر رہے آپ حضور کی خدمت میں حاضر ہوتے رہے اخبار البدر ''شکریہ دہلی'' کے تحت لکھتا ہے۔

''مخدومی ڈاکٹر محمد اسماعیل خان صاحب جو اپنی قابل تقلید چستی اور ہوشیاری کے ساتھ اپنے فرائض منصبی کے ہاتھوں سے وقت چھین چھین کر حضرت کی خدمت کے واسطے حاضر ہوتے رہے اکثر رات کو بہت دیر کے بعد گھر واپس جاتے اور ہر طرح کی خدمت دلی محبت سے کرنا اپنا فخر جانتے تھے۔''

(البدر 17 نومبر 1905ء صفحہ 6 کالم 1)

25 جولائی 1906ء کو دہلی میں مولوی عبدالحق صاحب سے حضرت میر قاسم علی احمدی صاحب کا مباحثہ ہوا حضرت میر صاحب نے حضرت ڈاکٹر محمد اسمٰعیل خان صاحب کو میر مجلس مقرر فرمایا۔

(الحکم 10 اگست 1906ء صفحہ 7 کالم 1)

آپ نے زندگی بھر دعوت الی اللہ کے اہم فریضہ کو احسن طریق پر نبھایا۔ ڈاکٹر ہونے کے ناطے آپ کو مختلف مواضع پر کام کرنے کی توفیق ملی لیکن ڈاکٹری مصروفیت کو کبھی بھی دینی خدمات پر حاوی نہیں ہونے دیا۔ افریقہ کا تین سالہ قیام بھی فروغ احمدیت میں مصروف رہا اور احمدیت کے آغاز ہی میں افریقہ جیسے دور دراز ممالک میں آپ کے ذریعہ احمدیت کا بہت چرچا ہوا اور آپ کے اخلاص اور عملی نمونہ کو دیکھتے ہوئے کئی متلاشیان صدق حلقہ احمدیت میں داخل ہوئے، حضرت ڈاکٹر رحمت علی شاہ صاحب برادر حضرت روشن علی صاحب بیان فرماتے ہیں:

''میں ممباسہ ملک افریقہ میں ہاسپٹل اسسٹنٹ تھا مجھے حضرت اقدس کے حالات سے کچھ واقفیت نہ تھی زیادہ تر طبیعت نیچریت کی طرف مائل تھی، اتفاقاً میں بیمار ہو گیا اور اس پر ڈاکٹر محمد اسماعیل خان صاحب جو اس وقت اسی ملک میں ایک پلٹن میں ڈاکٹر تھے عارضی طور پر آ کر میری جگہ کام کرنے لگے اس اثنا میں انہوں نے حضرت

اقدس جناب مرزا صاحب کی کتابیں مجھے دکھلائیں، انہی ایام میں میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک بڑا بھاری سمندر ہے میں اس کے کنارہ پر کھڑا ہوں اور پار ہونا چاہتا ہوں مگر نہ کوئی جہاز ہے اور نہ کوئی اور ذریعہ پار ہونے کا ہے علاوہ ازیں سمندر ایسا خوفناک ہے کہ پار ہونے کی جرأت ہی نہیں پڑتی میں اسی حالت میں سخت حیران تھا کہ کیا کروں کہ ناگاہ ڈاکٹر محمد اسماعیل خان صاحب آگئے اور فرمانے لگے کہ کیا تم پار جانا چاہتے ہو میں نے عرض کیا کہ ہاں فرمانے لگے آؤ میں تمہیں ایسا راستہ بتلاؤں کہ وہاں کشتی وغیرہ کی بھی حاجت نہیں، چنانچہ میں ان کے ساتھ کنارے کنارے ایسی جگہ پر پہنچا کہ وہاں سمندر کا عرض صرف ایک قدم تھا اور فرمایا کہ یہاں سے پار ہو جاؤ اس کے بعد آنکھ کھل گئی اس کے بعد یہی تفہیم ہوئی کہ منزل مقصود پر پہنچنے یعنی اللہ تعالیٰ تک پہنچانے کے لئے صرف ایک ہی ذریعہ ہے اور وہ حضرت مرزا صاحب ہیں لہٰذا میں بارشاد ڈاکٹر صاحب موصوف حضرت اقدس جناب مسیح موعود کی بیعت میں بذریعہ خط داخل ہوا‘‘۔

(عسل مصفی جلد دوم صفحہ 507)

افریقہ سے واپسی کے بعد 1898ء میں جب آپ کی ڈیوٹی ضلع جالندھر و ہوشیار پور میں طاعون کے سلسلہ میں لگی تو ڈیوٹی پر پہنچنے سے پہلے راستے ہی میں آپ کی دعوت الی اللہ سے ایک ولی اللہ انسان جماعت احمدیہ میں داخل ہوئے جن کا نام حضرت بابا شیر محمد صاحب یکہ بان تھا۔ حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب فرماتے ہیں:۔

’’صوفی شیر محمد صاحب سلسلہ احمدیہ میں حضرت ڈاکٹر محمد اسماعیل خان صاحب گوڑیانی کے ذریعہ داخل ہوئے۔ جب 1898ء میں ضلع جالندھر و ہوشیار پور میں طاعون پھیلا تو حضرت ڈاکٹر محمد اسماعیل خان صاحب پلیگ ڈیوٹی پر مامور ہو کر دوآبہ میں گئے اور اسی سلسلہ میں صوفی شیر محمد صاحب کے یکہ پر سوار ہونے کا انہیں موقع ملا۔ ان ایام میں احمدی جماعت کے افراد خدا کے فضل و کرم سے (دعوت الی اللہ) کا ایک خاص جوش رکھتے تھے ان کے اندر ایک نہ بجھنے والی آگ تھی جو ہر مشکل اور مصیبت کو بھسم کر جاتی تھی بلکہ مشکلات اور مصائب ان کے (داعیانہ) جوش کو بڑھا دیتی تھیں اور وہ پہلے سے زیادہ قوت اور وارفتگی کے ساتھ پیغام حق پہنچانے میں مصروف ہو جاتے تھے ڈاکٹر صاحب مرحوم نے شیر محمد یکہ بان کو (دعوت) کی اور خدا کے فضل و رحمت کے نشان کو دیکھو کہ............اس (پیغام) میں کچھ ایسا اثر اور قوت تھی کہ اس نے مس خام کو کندن بنا دیا میاں شیر محمد صاحب نے حق سمجھ لیا اور سمجھ کر قبول کر لیا..........‘‘

(الفضل 6 دسمبر 1929ء)

حضرت اقدس مسیح موعود کی وفات کے بعد آپ بغیر کوئی لمحہ ضائع کئے خلافت احمدیہ کے ساتھ وابستہ ہو گئے اور تادم مرگ اس تعلق بیعت کو نبھایا۔

آپ سب اسسٹنٹ سرجن کے عہدہ سے ریٹائر ہوئے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد قادیان میں رہائش اختیار کر لی اور باقی عمر یہیں گزاری یہاں بھی اپنی ڈاکٹری خدمات سرانجام دیتے رہے۔ آپ ممبر مجلس معتمدین صدر انجمن احمدیہ قادیان مقرر ہوئے نہایت محنت سے اس اعزاز کو نبھایا۔

9 جون 1921ء کو قادیان میں 65 برس کی عمر میں وفات پائی اور بہشتی مقبرہ قادیان میں دفن ہوئے۔ اخبار الفضل نے وفات کی خبر دیتے ہوئے لکھا کہ:۔

’’9 جون کو حضرت مسیح موعود کے عاشق زار اور نہایت مخلص مرید جناب ڈاکٹر محمد اسماعیل خان صاحب متوطن گوڑیانی دارالامان میں فوت ہو گئے۔ احباب جنازہ غائب پڑھیں۔ 9 تاریخ صبح کے وقت جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ڈاکٹر صاحب مرحوم کو دیکھنے کے لئے تشریف لے گئے تو فرمایا آج صبح میں نے رؤیا میں دیکھا ہے کہ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں ڈاکٹر صاحب کے آنے سے مجھے بہت خوشی ہوئی ہے اور میں نے ان کو اپنے مکان میں سے 16 مرلہ زمین دی ہے اور اس سے تھوڑی دیر بعد ڈاکٹر صاحب دنیا کو چھوڑ کر مسیح موعود کے پاس چلے گئے۔‘‘

(الفضل 13-9 جون 1921ء)

☆......☆......☆

تبصرہ کتب

رَبِّ ارْحَمْهُمَا

(محترم مولانا محمد شفیع اشرف صاحب و محترمہ خاتم النساء درد صاحبہ)

مرتبین: ڈاکٹر محمد احمد اشرف صاحب و محمود احمد اشرف صاحب مربی سلسلہ

صفحات: 213

محترم مولانا محمد شفیع اشرف صاحب جماعت احمدیہ کے دیرینہ خادم، عالم دین، داعی الی اللہ، سادہ طبیعت، دعاگو اور ہمہ وقت خدمت دین میں مصروف بزرگ تھے۔ اسی طرح آپ کی اہلیہ محترمہ خاتم النساء درد صاحبہ نے ایک واقف زندگی اور خادم سلسلہ کے گھر کو جنت بنا کر نئی نسل کے لئے اعلیٰ نمونہ قائم فرمایا۔ اس کتاب کے مرتب کنندگان نے اپنے والدین کی نیک یادوں کو زندہ رکھنے کے لئے ان کے حالات زندگی قلمبند کئے ہیں۔ جنہوں نے حضرت مسیح موعود کے کبار رفقاء کے زیر سایہ تربیت پائی تھی۔ ان کی زندگیاں سلسلہ احمدیہ کے لئے وقف تھیں۔ انہوں نے سادگی، قناعت، توکل اور صبر و شکر سے اپنی زندگیاں بسر کیں۔ خدا کرے اس دور کی نسل ان کی نیکیوں کے معیاروں کو مزید بلند کرنے والی ہو۔

زیر تبصرہ کتاب کو چار ابواب میں ترتیب دیا گیا ہے۔ پہلے باب میں محترم مولانا محمد شفیع اشرف صاحب کی سیرت و سوانح، دوسرے باب میں محترمہ خاتم النساء صاحبہ درد کی سیرت و حالات زندگی تیسرے باب میں محترم مولانا اشرف صاحب کی ساتھ منظومات اور آخری باب میں احباب جماعت کے تاثرات ہیں۔ محترم مولانا صاحب گو کم گو شاعر تھے لیکن جتنا کلام بھی کہا نہایت شستہ اور عمدہ تھا۔

محترم مولانا 25 اکتوبر 1929ء کو اٹھوال میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد صاحب کا نام چوہدری محمد صدیق صاحب تھا۔ آپ کی تربیت خالص دینی ماحول میں ہوئی۔ آپ ابتدائی تعلیم اٹھوال میں حاصل کرنے کے بعد قادیان چلے آئے اور ہائی سکول میں داخل ہو گئے۔ چھوٹی عمر سے ہی اخبار الفضل پڑھنے کی عادت تھی۔ 1944ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی وقف کی تحریک پر آپ نے بھی فارم پُر کر کے بھجوا دیا۔ حضرت خلیفہ ثانی کے حکم پر نویں جماعت کے دوران ہی مدرسہ احمدیہ میں داخل ہو گئے۔ 1950ء میں آپ نے مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا۔ پھر جامعۃ المبشرین ربوہ میں داخل ہوئے۔ 1952ء میں شاہد کا امتحان پاس کیا۔ جس کے بعد سیرالیون کے لئے نامزدگی ہوئی۔ 29 دسمبر 1957ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے آپ کے نکاح کا اعلان فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو دو بیٹوں اور دو بیٹیوں سے نوازا۔ 1953ء سے 1960ء تک آپ کو مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں مختلف عہدوں پر خدمات کی توفیق ملی۔ پاکستان کے بہت سے شہروں میں بطور مربی سلسلہ تعینات رہے۔ 1973ء میں آپ کو بطور مربی سلسلہ انڈونیشیا بھجوایا گیا۔ آپ کو بطور ایڈیشنل ناظر تعلیم القرآن و وقف عارضی، ناظر امور عامہ اور سیکرٹری حدیقۃ المبشرین جیسے عہدوں پر خدمات کی سعادت حاصل ہوئی۔ آپ سادہ لیکن نفیس لباس زیب تن کرتے، سفید قمیص شلوار پہنتے، گھر سے باہر جاتے تو شیروانی ضرور پہنتے۔ نوجوانی ہی سے آپ کو پگڑی پہننے کا شوق تھا۔ آپ کی وفات 27 مارچ 1989ء کو ہوئی۔

محترمہ خاتم النساء درد صاحبہ ایک واقف زندگی کی بیٹی، ایک واقف زندگی کی بیوی اور دو واقفین زندگی بیٹوں کی والدہ تھیں۔ 1930ء میں دارالمسیح قادیان میں حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب درد اور محترمہ سارہ درد صاحبہ کے گھر آپ کی ولادت ہوئی۔ جہاں مسلسل بیٹیاں ہوئے جا رہی تھیں۔ آپ کی پیدائش پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے آپ کا نام خاتم النساء عطا کرتے ہوئے فرمایا کہ اب خدا تعالیٰ بیٹا دے گا۔ حضرت خلیفہ ثانی کی یہ پیش خبری بعینہٖ پوری ہوئی اور اس شان کے ساتھ کہ آپ کے بعد اللہ تعالیٰ نے حضرت مولانا درد صاحب کو ایک نہیں بلکہ پانچ بیٹے عطا فرمائے۔ آپ کو حضرت ام ناصر کی رضاعی بیٹی ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ آپ فطرتاً نہایت سادہ اور خاموش طبیعت کی مالک تھیں۔ ہر حال میں خدا تعالیٰ کی رضا پر راضی رہنے والی، دوسروں کو خوش رکھنے والی اور ہمدرد و غمگسار تھیں۔ آپ کی وفات 31 جنوری 2009ء کو ہوئی۔

زیر تبصرہ کتاب میں اپنے والدین کے بارے میں تمام بہن بھائیوں داماد اور بہو نے خوبصورت مضامین لکھ کر شامل کئے ہیں۔ منظوم کلام کے باب میں سورۃ فاتحہ کا منظوم ترجمہ، حمد باری تعالیٰ، نعت رسول اکرم ﷺ، قادیان دارالامان، جوانان جامعہ، خدا کے بندے اور بہت سی قلبی، ذہنی صلاحیتوں کو اجاگر کرتی ہوئی نظمیں اور غزلیں شامل ہیں۔ آپ کی شاعری کے بارے میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے ایک مکتوب میں فرمایا ہر شعر چست، چاق و چوبند اور شائستہ ہے۔ زبان پر ہلکا مگر وزن میں بھاری۔ آخری باب میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع، بزرگان اور دیگر خواتین و حضرات کے محترم مولانا صاحب کے بارے میں تاثرات شامل کئے گئے ہیں۔ یہ کتاب پڑھنے اور خوب استفادہ کے لائق ہے۔ طباعت اور جلد بندی عمدہ ہے اللہ تعالیٰ اس کی اشاعت میں شامل تمام افراد کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

(ایف شمس)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

بیڈمنٹن ٹورنامنٹ

(مجلس اطفال الاحمدیہ عہدی پور ضلع نارووال)

❁ مورخہ 25، 26 دسمبر 2010ء کو مجلس اطفال الاحمدیہ عہدی پور ضلع نارووال کو محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے بیڈمنٹن ٹورنامنٹ منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ جس میں 10 اطفال نے شرکت کی۔ حسین عبداللہ اور معاذ مشتاق کی ٹیم فائنل جیت کر ٹورنامنٹ کی فاتح قرار پائی جبکہ سفیان احمد اور عمیر مشتاق دوم پوزیشن کے حقدار قرار پائے۔ اول اور دوم ٹیموں کو ٹرافیاں اور نقد انعامات سے نوازا گیا۔ احباب سے بچوں کے نیک سیرت اور خادم دین ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

درخواست دعا

❁ مکرم افضل طاہر صاحب صدر جماعت حلقہ رحمٰن پورہ لاہور تحریر کرتے ہیں۔

میرے ہم زلف مکرم عطاء الرحمٰن طاہر صاحب ابن مکرم مولانا ابوالعطاء جالندھری صاحب کچھ دنوں سے علیل چلے آ رہے ہیں اسی طرح ان کی اہلیہ محترمہ شاہدہ صاحبہ کو کراچی میں شدید الرجی کی شکایت ہوگئی ہے۔ دونوں کی مکمل صحت یابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

❁ مکرم مرزا عبدالشکور بیگ صاحب سیکرٹری تعلیم القرآن حلقہ رحمٰن پورہ خونی پیچش کی وجہ سے بیمار ہیں۔ بینک کی نوکری سے فراغت کے بعد کل وقتی جماعت کی خدمت کر رہے ہیں ان کی مکمل شفایابی کیلئے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

❁ محترمہ طاہرہ سلامت صاحبہ زوجہ مکرم سید سلامت علی شاہ صاحب شوگر کے مرض کی وجہ سے ہسپتال میں داخل ہیں۔ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔

❁ مکرم نصیر احمد صاحب کارکن روزنامہ الفضل تحریر کرتے ہیں۔

تفرید احمد عمر دو سال ابن مکرم وحید احمد صاحب نصیر آباد رحمٰن کے کولہے میں سائیکل گر جانے کی وجہ سے فریکچر ہو گیا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

ولادت

❁ مکرم شاہد احمد چیمہ صاحب کارکن دفتر صدر صدر انجمن احمدیہ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 24 دسمبر 2010ء کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نومولود کو وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل فرماتے ہوئے جاہد احمد نام عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم عبدالرشید چیمہ صاحب کراچی کا پوتا اور مکرم محمد سلیم جگر صاحب تراڑکھل آزاد کشمیر کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک، صالح، خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

❁ مکرم محمد مقبول بھٹی صاحب کارکن دفتر مشیر قانونی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرمہ نور سکینۃ النساء صاحبہ زوجہ مکرم منظور احمد سعید صاحب مرحوم (کالج والے) دارالصدر غربی لطیف ربوہ مورخہ 11 فروری 2011ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ بوقت وفات آپ کی عمر تقریباً 78 سال تھی۔ آپ مکرم صوفی محمد دین صاحب آف شہاب پورہ سیالکوٹ کی بیٹی اور مکرم میاں علی محمد صاحب رفیق حضرت مسیح موعود آف کھکھنوالی ضلع سیالکوٹ کی بہو تھیں۔ آپ سادہ مزاج، صابر و شاکر خاتون تھیں۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تلاوت قرآن کریم کی تلاوت باقاعدگی سے کرنے والی اور خلافت سے محبت رکھنے والی تھیں۔ آپ کی زندگی میں ہی خاوند کے علاوہ ایک بھائی، 2 جوان سال بیٹے، ایک جوان سال پوتا اور ایک بہو وفات پا گئے تھے۔ آپ نے یہ صدمات انتہائی صبر سے برداشت کئے اور کبھی شکوہ زبان پر نہ لائیں۔ اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہنے والی خاتون تھیں۔ آپ خدا کے فضل سے موصیہ تھیں۔ آپ کی نماز جنازہ مکرم طاہر محمود مبشر صاحب صدر حلقہ کوارٹرز تحریک جدید ربوہ (مرحومہ آپ کی پھوپھی تھیں) نے بیت اللطیف دارالصدر غربی میں بعد نماز عصر پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین کے بعد مکرم مرزا عدیل احمد صاحب اسسٹنٹ مشیر قانونی نے دعا کروائی۔ آپ نے پسماندگان میں 5 بیٹے مکرم مبارک احمد بھٹی صاحب آف کراچی مکرم نصیر احمد بھٹی صاحب، مکرم عزیز احمد بھٹی صاحب، مکرم حمید احمد بھٹی صاحب، خاکسار اور متعدد پوتے پوتیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ مولا کریم آپ کے درجات بلند فرمائے، آپ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

❁ مکرم عبدالبصیر قریشی صاحب کلفٹن کالونی لاہور تحریر کرتے ہیں۔

میری والدہ محترمہ نجمۃ النساء صاحبہ کلفٹن کالونی لاہور اہلیہ مکرم عبدالرشید قریشی صاحب ایڈووکیٹ مرحوم سابق وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ مورخہ 14 فروری 2011ء کو بقضائے الٰہی 81 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ مرحومہ کے ایک بیٹے مکرم عبدالباسط صاحب کے جرمنی سے آنے کے بعد مورخہ 16 فروری 2011ء کو قبرستان عام ربوہ میں تدفین عمل میں آئی۔ مرحومہ نیک، دعا گو، تہجد گزار، پابند صوم وصلوٰۃ اور صابر خاتون تھیں۔ مرحومہ نے اپنی بیماری کا ایک لمبا عرصہ نہایت صبر سے گزارا۔ مرحومہ نے نہ صرف اپنی بیوگی کا لمبا عرصہ صبر سے گزارا بلکہ اپنی ایک بیٹی اور تین دامادوں کی وفات کا صدمہ بھی نہایت صبر سے برداشت کیا۔ مرحومہ نے پسماندگان میں پانچ بیٹے دو پوتے اور چار بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ مرحومہ کے تین بیٹے اور دو بیٹیاں بیرون ملک ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند کرے اور ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے۔ آمین

سانحہ ارتحال

❁ مکرم ڈاکٹر حافظ محمد حیات صاحب صدر جماعت لالیاں تحریر کرتے ہیں۔

میرے والد محترم میاں نور زمان صاحب ابن حضرت میاں محمد یار صاحب رفیق حضرت مسیح موعود آف لالیاں مورخہ 14 دسمبر 2010ء کو تقریباً 109 سال کی عمر میں انتقال کر گئے۔ اسی روز بعد نماز مغرب وعشاء احمدیہ قبرستان لالیاں میں آپ کی نماز جنازہ مکرم محمد رحیم الافضل صاحب مربی سلسلہ لالیاں نے پڑھائی اور بعد تدفین مکرم خواجہ برکات احمد صاحب نے دعا کروائی۔ والد صاحب کی روایت ہے کہ میری پیدائش 1901ء کی ہے اور مجھے حضرت مسیح موعود کے نماز جنازہ غائب میں شامل ہونا یاد ہے جو لالیاں میں ادا کی گئی تھی۔ آپ کے والد رفیق حضرت مسیح موعود تھے یوں آپ پیدائشی احمدی تھے۔ خدا کے فضل سے پانچوں خلفاء کا دور دیکھا۔ قادیان میں جلسوں میں شامل ہوتے۔ لمبا عرصہ امام الصلوٰۃ رہے۔ آخری وقت تک ہوش میں تھے۔ بیت الذکر لالیاں کی پختہ تعمیر 1971ء میں آپ نے کروائی اور اس کے زیادہ تر اخراجات آپ نے ادا کئے۔ آپ نے اپنے پسماندگان میں اہلیہ مکرمہ صاحب بی بی صاحبہ بیوہ کے علاوہ چار بیٹے مکرم محمد یوسف صاحب، مکرم محمد اسحٰق صاحب، مکرم ملک بشیر احمد صاحب ممتاز میڈیکل سٹور اقصیٰ روڈ، خاکسار اور ایک بیٹی مکرمہ سلطان بی بی صاحبہ اور کثیر تعداد میں اگلی نسل چھوڑی ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی مغفرت کی چادر میں لپیٹتے ہوئے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام دے اور پسماندگان کو ان کی نیک یادوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

کامیابی

(بیوت الحمد گرلز ہائیر سیکنڈری سکول ربوہ)

❁ بیوت الحمد گرلز ہائیر سیکنڈری سکول کی طالبات نے ڈسٹرکٹ لیول پہ ہونے والے اتھلیٹکس کے مقابلہ جات میں شرکت کی۔ صباء مظفر کلاس ہشتم، ثانیہ عارف کلاس ہشتم، ثمن ناصر کلاس ہفتم اور رافعہ انور کلاس ہشتم نے ریلے ریس میں اول، 800 میٹر دوڑ میں انیلہ شاہین کلاس نہم نے دوم، 200 میٹر دوڑ میں رافعہ انور کلاس ہشتم نے دوم، 400 میٹر دوڑ میں ثمن ناصر کلاس ہفتم نے دوم، اور ہرڈلز ریس میں ثمن ناصر کلاس ہفتم نے سوم پوزیشن حاصل کی۔ سکول ہذا کی طالبات نے کرکٹ میچ میں تیسری پوزیشن حاصل کی۔ کرکٹ ٹیم کے اسماء اس طرح سے ہیں۔ انیلہ شاہین کلاس نہم، صباء حنیف کلاس نہم، نائلہ بشریٰ کلاس نہم، شیزہ انمول کلاس نہم، حبۃ النور کلاس نہم، نعماء محمود کلاس نہم، طیبہ ارشد کلاس ہشتم، رمشہ محمود کلاس ہشتم، ثانیہ عارف کلاس ہشتم، نگین اعجاز کلاس ہفتم، نبیلہ صدف کلاس ہفتم، ندا یاسمین کلاس ششم جبکہ بورڈ لیول پہ انیلہ شاہین کلاس نہم زینب گروپ نے 1500 میٹر دوڑ میں تیسری پوزیشن حاصل کی اور نقد انعام بھی حاصل کیا۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ ان تمام طالبات کو نیز سکول ہذا کو ہمیشہ اعلیٰ کامیابیوں سے نوازتا چلا جائے۔ آمین

(پرنسپل بیوت الحمد گرلز ہائیر سیکنڈری سکول ربوہ)

سرمہ خورشید
خارش، پانی بہنا، ککرے، ابتدائے موتیا، جالا وغیرہ میں مفید ہے۔
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ
فون: 047-6211538 فیکس: 047-6212382

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

معتمد مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان

نتائج بین المجالس، اضلاع وعلاقہ 2010-2009ء

مجلس خدام الاحمدیہ ومجلس اطفال الاحمدیہ پاکستان

نتیجہ مقابلہ بین المجالس

خلافت جوبلی علم انعامی خدام

اوّل: مجلس خدام الاحمدیہ ماڈل ٹاؤن لاہور
(خلافت جوبلی علم انعامی کی حقدار قرار پائی)
دوم: مجلس خدام الاحمدیہ نارتھ کراچی
سوم: مجلس خدام الاحمدیہ گلبرگ لاہور
چہارم: مجلس خدام الاحمدیہ
سیٹلائٹ ٹاؤن شمالی راولپنڈی
پنجم: مجلس خدام الاحمدیہ ڈرگ روڈ کراچی
ششم: مجلس خدام الاحمدیہ شاہدرہ فیکٹری ایریا لاہور
ہفتم: مجلس خدام الاحمدیہ بھاٹی گیٹ لاہور
ہشتم: مجلس خدام الاحمدیہ دارالفضل سیالکوٹ
نہم: مجلس خدام الاحمدیہ بلدیہ ٹاؤن کراچی
دہم: مجلس خدام الاحمدیہ میرپورخاص

نتیجہ مقابلہ بین العلاقہ

اوّل علاقہ حیدرآباد
دوم علاقہ لاہور
سوم علاقہ گوجرانوالہ
چہارم علاقہ کراچی
پنجم علاقہ سرگودھا

نتیجہ مقابلہ بین الاضلاع

اوّل ضلع لاہور
دوم ضلع کراچی
سوم ضلع سیالکوٹ
چہارم ضلع راولپنڈی
پنجم ضلع حیدرآباد
ششم ضلع بدین
ہفتم ضلع میرپورخاص
ہشتم ضلع تھرپارکر
نہم ضلع گوجرانوالہ
دہم ضلع راجن پور

نتیجہ مقابلہ بین المجالس

علم انعامی اطفال

اوّل: مجلس اطفال الاحمدیہ
ڈرگ روڈ کراچی (علم انعامی کی حقدار قرار پائی)
دوم: مجلس اطفال الاحمدیہ گلبرگ لاہور
سوم: مجلس اطفال الاحمدیہ گلشن پارک لاہور
چہارم: مجلس اطفال الاحمدیہ
سیٹلائٹ ٹاؤن میرپورخاص
پنجم: مجلس اطفال الاحمدیہ سانگلہ ہل شیخوپورہ
ششم: مجلس اطفال الاحمدیہ ڈرگ کالونی کراچی
ہفتم: مجلس اطفال الاحمدیہ رچنا ٹاؤن لاہور
ہشتم: مجلس اطفال الاحمدیہ کوٹ لکھپت لاہور
نہم: مجلس اطفال الاحمدیہ شریف آباد عمرکوٹ
دہم: مجلس اطفال الاحمدیہ باٹاپور لاہور

نتیجہ مقابلہ بین العلاقہ

اوّل علاقہ لاہور
دوم علاقہ حیدرآباد
سوم علاقہ کراچی

نتیجہ مقابلہ بین الاضلاع

اوّل ضلع کراچی
دوم ضلع بدین
سوم ضلع لاہور
چہارم ضلع شیخوپورہ
پنجم ضلع سیالکوٹ
ششم ضلع فیصل آباد
ہفتم ضلع عمرکوٹ
ہشتم ضلع میرپور A.K
نہم ضلع حیدرآباد
دہم ضلع گوجرانوالہ

خبریں

پنجاب حکومت سے پیپلزپارٹی کو نکالنے کا حتمی فیصلہ مسلم لیگ (ن) نے وفاقی حکومت کی طرف سے 10 نکاتی ایجنڈے پر عملدرآمد نہ ہونے پر پنجاب میں پیپلزپارٹی کو حکومت سے نکالنے اور (ق) لیگ فارورڈ بلاک کے عطاء مانیکا اور ڈاکٹر طاہر علی جاوید کو وزارتیں دینے کا حتمی فیصلہ کرلیا۔

مذاکرات کو ٹائم فریم کا یرغمال نہیں بننا چاہئے وزیراعظم گیلانی نے کہا ہے کہ پیپلزپارٹی کی قیادت نے اتحادیوں کو مشاورتی عمل میں شامل کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ (ن) لیگ ہی نہیں سب کے ساتھ مشاورت سے فیصلے کریں گے۔ مفاہمت کے عمل کو کسی بھی قسم کے ٹائم فریم کا یرغمال بنانے سے منفی اثرات مرتب ہوں گے۔ حکومت ہر طرح کی تجاویز کا خیرمقدم کرے گی اور مخصوص مفادات کو عوامی مفادات پر حاوی نہیں دے گی۔

دنیا سے امداد نہیں تجارت چاہتے ہیں صدر آصف علی زرداری نے کہا ہے کہ پاکستان عالمی برادری سے امداد نہیں تجارت چاہتا ہے جبکہ جاپان کے شہنشاہ اکی ہیٹو نے کہا ہے کہ پاکستان کے ساتھ دو طرفہ تعاون اور تعلقات کو بڑھائیں گے۔ ٹوکیو میں شہنشاہ جاپان سے ملاقات کے دوران صدر زرداری نے مزید کہا کہ پاکستان کو دنیا کی اہم تجارتی منڈیوں تک رسائی دی جائے۔

ربوہ میں طلوع وغروب 25۔فروری

طلوع فجر	5:14
طلوع آفتاب	6:39
زوال آفتاب	12:22
غروب آفتاب	6:05

ہاضمے کا لذیذ چورن
تریاق معدہ
پیٹ درد۔ بدہضمی۔ اپھارہ کیلئے کھانا ہضم کرتا ہے
ہر وقت گھر میں رکھنے والی دوا
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
NASEEM JEWELLERS
23K/22K JEWELLERY SUPPLIERS
پروپرائٹر: میاں وسیم احمد
6212837 فون دکان
Mob:03007700369
اقصیٰ روڈ ربوہ

KOHISTAN STEEL
DEALERS OF PAKISTAN STEEL MILLS CORPORATION LTD AND IMPORTERS
219 Loha Market Landa Bazar Lahore
Tel:+92-42-7630066,7379300
Mob:0300-8472141
Talib-e-Dua:Mian Mubarik Ali

Dawlance Exclusive Dealer
فریج، سپلٹ اے سی، ڈیپ فریزر، مائیکروویو اوون، واشنگ مشین، ٹی وی، ڈی وی ڈی جیسکو جنریٹرز استریاں، جوسر بلینڈر، ٹوسٹر سینڈوچ، بیکرز، یوپی ایس سٹیبلائزر ایل سی ڈی، ویٹ مشین، ان سیکٹ کلر لائٹ انرجی سیور ہول سیل ریٹ پر دستیاب ہیں۔
گوہر الیکٹرونکس گولبازار ربوہ
047-6214458

FD-10

ڈائجسٹو گیس اپھارہ تیزابیت پیٹ کی تمام تکلیفوں سے فوری نجات
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹور
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر ایم۔اے
عمر مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ گلی عامر کلر لیب: 0344-7801578

PREMIER EXCHANGE co.'B' PVT.LTD.
Formaly Jakarta Currency Exchange co.'B' PVT.LTD.
DEALS IN ALL FOREIGN CURRENCIES
State Bank Licence No.11
Director: Adeel Manzar
Ph: 042-7566873,7580908, 7534690
Fax: 042-7568060,Mobil: 0333-4221419
Shop # 31, Ground Floor, Latif Centre, (Jewellry Market) Ichhra Lahore

شاد آباد بلڈرز
بلڈنگ کنسٹرکشن کے کام کے لئے اسلام آباد اور راولپنڈی کے گردونواح میں کام کرنے کا بااعتماد ادارہ جہاں آپ اعتماد کے ساتھ رجوع کر سکتے ہیں۔
نیز کنسٹرکشن میں انوسٹمنٹ کے لئے بھی رجوع کرسکتے ہیں۔
پروپرائیٹر۔ محمد اسلم شاد
0333-5107042
0300-9780882

BETA®
PIPES
042-5880151-5757238